Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۶۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۲ شعبان ۱۳۹۴ھ ۳۱ ظہور ۱۳۵۳ہش ۳۱ اگست ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۰۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

دورانِ سر کی تکلیف ابھی چل رہی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۳۱ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالتِ طبع کے باعث کل نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ میں تشریف نہیں لا سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں دعا کی اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات واضح کرتے ہوئے احباب کو دعاؤں کے سلسلہ کو وسیع سے وسیع تر کرتے اور نہ صرف اپنے لئے اور جماعت کے لئے بلکہ تمام مسلمانوں اور عالمِ اسلام کے لئے اور مزید برآں روئے زمین کے تمام انسانوں کی بھلائی اور فلاح و بہبود کے لئے دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔

آپ نے فرمایا اسلام نے مسلمانوں کو حسبِ استعداد اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنانے اور اللہ کے رنگ میں رنگین ہونے کی تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے حسنِ خلق کا سب سے پہلے ذکر فرمایا تو وہ اس کا ربّ العالمین ہونا ہے۔ وہ تمام جہانوں اور ان میں پائی جانیوالی ہر شئے کی ربوبیت کرتا ہے۔ اُس نے انسانوں کی جسمانی اور روحانی دونوں ربوبیتوں کے سامان کئے ہیں۔ وہ مومن اور کافر سب کی ربوبیت کرتا ہے اس میں کوئی تفریق روا نہیں رکھتا۔ ربوبیت کے ان گنت اور لاتعداد سامانوں میں سے ایک یہ امر بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ربّ العالمین ہونے کی حیثیت میں اپنے تمام بندوں کی دعا سُنتا اور اسے قبول فرماتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ صرف مومنوں ہی کی دعائیں سُنتا ہو اور کافروں کی نہ سُنے۔ وہ ہر ایک کی دعا سُنتا ہے اور بندوں کی بہتری اور بھلائی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اسے قبول کرتا ہے صفتِ ربوبیت کا حسبِ استعداد مظہر بننے کا تقاضا یہ ہے کہ ہم صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ سب کے لئے دعائیں کریں۔ تمام مسلمانوں اور عالمِ اسلام کی فلاح و بہبود کے لئے دعائیں۔ اور پھر اپنی دعاؤں کو صرف مسلمانوں اور عالمِ اسلام تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ روئے زمین کے تمام انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے بھی دعائیں کریں حتیٰ کہ جو لوگ اپنے آپ کو ہمارا دشمن سمجھتے ہیں ان کے لئے بھی دعائیں کریں۔ الغرض کسی کو بھی اپنی دعاؤں سے باہر نہ رکھیں۔

اسی ضمن میں آپ نے مزید فرمایا آجکل ایک انقلاب کا زمانہ ہے اور بعض [illegible] مشکلات

(باقی صفحہ [illegible] پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم مسلمان ہیں اور خدا تعالیٰ کی کتاب فرقانِ حمید پر ایمان رکھتے ہیں

ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء ہیں

(۱) "اِنَّا مُسْلِمُوْنَ نُؤْمِنُ بِکِتَابِ اللّٰہِ الْفُرْقَانِ وَنُؤْمِنُ بِاَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا نَبِیُّہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّہٗ جَاءَ بِخَیْرِ الْاَدْیَانِ وَنُؤْمِنُ بِاَنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ"

(مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶)

ہم مسلمان ہیں اور خدا تعالیٰ کی کتاب فرقانِ حمید پر ایمان رکھتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں اور یہ کہ آپؐ بہترین دین لے کر آئے ہیں۔ ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ خاتم الانبیاء ہیں۔

(۲) "اِنَّا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّاٰمَنَّا بِاَنَّہٗ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ"

(تحفہ بغداد صفحہ ۲۵)

ہم اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر ایمان لاتے ہیں نیز اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

(۳) "وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الرُّسُلِ وَنُخْبَۃِ النُّخَبِ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَاَفْضَلِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ الْمُطَھَّرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ اٰیَاتُ الْحَقِّ وَحُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ"

(انجامِ آتھم صفحہ ۱۱)

درود و سلام تمام رسولوں سے بہتر اور تمام برگزیدوں سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپؐ خاتم الانبیاء اور شفیع المذنبین اور تمام اوّلین و آخرین کے سردار ہیں اور آپؐ کی آل پر کہ وہ طاہر و مطہر ہیں اور آپؐ کے اصحابؓ پر کہ اہلِ جہان کے لئے حق کا نشان اور اللہ کی حجت ہیں۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
مورخہ ۱۳ ماہ ظہور ۱۳۵۳ ہش

ہماری ساری کوشش اور تگ ودو کا منتہائے مقصود

مامور من اللہ کی بعثت سے قبل سعید اور شقی باہم ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو سعید الفطرت ہوتے ہیں ان کی سعادت دبی ہوئی ہوتی ہے، اسی طرح جن میں شر کا مادہ ہوتا ہے وہ بھی ایک حد تک پردۂ اخفاء میں ہی ہوتا ہے۔ مامور من اللہ کے بعثت کے نتیجہ میں ایک فوری انقلاب یہ رونما ہوتا ہے کہ سعید الفطرت لوگوں کی سعادت اُبھر کر سامنے آجاتی ہے اور ان کے خوابیدہ جوہر بیدار ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جن کی فطرت مسخ ہو چکی ہوتی ہے ان میں پوشیدہ شر یکدم باہر آجاتا ہے اور اس طرح ان کا اصلی روپ ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بعثتِ مامورین کو بارش سے تشبیہہ دی ہے۔ بارش سے پہلے ساری ہی زمین بظاہر ایک جیسی خشک اور بنجر نظر آتی ہے لیکن زمین کا جو ٹکڑا فطرۃً زرخیز ہوتا ہے بارش کا پانی جذب کرنے کے نتیجہ میں وہ لہلہا اُٹھتا ہے برخلاف اس کے ناقص زمین میں بجز خار و خس کے اور کچھ اُگ نہیں پاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بعثتِ مامورین کے نتیجہ میں رُونما ہونے والے فوری انقلاب کو بارش کی مثال سے واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيْحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝ (الاعراف آیات ۵۸، ۵۹)

ترجمہ:۔ اور وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت سے پہلے خوشخبری دینے کے لئے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بوجھل بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں ہم ان کو ایک مُردہ زمین کی طرف چلا کر لے جاتے ہیں۔ پھر ہم ان میں سے پانی اتارتے ہیں پھر ہم اُس پانی کے ذریعہ سے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مُردوں (یعنی مُردہ زمینوں) کو نکالا (یعنی زندہ کیا) کرتے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ (لیکن سب زمینوں کو ایک جیسی زندگی نہیں ملتی) اچھی زمین (جس کی مٹی عمدہ ہو) اپنے رب کے حکم سے اپنی روئیدگی نکالتی ہے اور وہ زمین جس کی مٹی خراب ہو وہ صرف ردّی پیداوار نکالتی ہے۔ اسی طرح ہم شکرگزار قوم کے لئے اپنے نشانات کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔

چونکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ مامورینِ الٰہی کی بعثت سے سب لوگ ایک جیسا فائدہ نہیں اٹھاتے جہاں سعیدوں کی سعادت چمک اٹھتی ہے، وہاں شریروں کی شرارت بھی ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتی اسی لئے سیدنا حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"قرآن شریف نے انبیاء و رسل کی بعثت کی مثال مینہ سے دی ہے وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ۔ یہ تمثیل اسلام کی ہے۔ جب کوئی رسول آتا ہے تو انسانی فطرتوں کے سارے خواص ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ان کے ظہور کا یہ خاصہ اور علامات ہیں کہ مخلص سعید الفطرت اور مستعد طبیعت کے لوگ اپنے اخلاص اور ارادت میں ترقی کرتے ہیں اور شریر شرارت میں بڑھ جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب منکر گروہ نے شرارتیں کرنی شروع کیں اور دکھ اور ایذاء رسانی کے منصوبے کئے اُس وقت معلوم ہوا کہ کیسی کیسی خبیث روحیں موجود ہیں۔ (برخلاف اس کے) ایک وہ لوگ تھے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدسی صفات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) جنہوں نے آپؐ کی راہ میں سر کٹوا ڈالے۔ ان کے حالات اور واقعات کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ ان میں کیسا اخلاص اور ارادت تھی۔ فی الحقیقت ان کا اسوہ، اسوۂ حسنہ ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کسی کا ایک ضرب سے سر نہیں کٹا تو اس کو شک ہوا کہ شہید نہیں ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں کیسے فدا تھے۔۔۔۔

صحابہؓ یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اُٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلاتا تھا۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ ان ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است — زیر آں گنجِ کرم بنہادہ است

قرآن شریف ان کی تعریف سے بھرا ہوا ہے۔ اسے کھول کر دیکھو۔ صحابہؓ کی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عملی ثبوت تھی۔ صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اُس کو قرآن شریف میں اس طرح پر بیان فرمایا ہے مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ یعنی بعض ان میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کر لیا اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہؓ دُنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال و دولت ملے اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں۔ میں جب صحابہؓ کے اس نمونہ کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح آپؐ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رو بخدا کر دیا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۳)

اب چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس آخری زمانہ میں تشریف آوری پر ایسے ہی فوری انقلاب کا رونما ہونا ایک قدرتی امر تھا اور اسی کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ دنیا کی کایا پلٹنی مقدر تھی اس لئے آپ کے آنے سے جن سعید الفطرت انسانوں میں سعادت مندی کے مخفی جوہر اُجاگر ہوئے آپ نے انہیں بار بار یہی نصیحت فرمائی کہ وہ صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دُکھ ہر مصیبت اور ہر مشکل اور ہر اذیت کو بطیب خاطر برداشت کرنے کے لئے تیار رہیں تا خدا تعالیٰ کی جناب سے بڑے بڑے اجر پائیں اور اس طرح دوسرے انسانوں کی ہدایت یابی کا وسیلہ ثابت ہوں۔ چنانچہ حضورؑ نے فرمایا:۔

"میں یہی نمونہ صحابہؓ کا اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو مقدم کر لیں اور کوئی امر ان کی راہ میں روک نہ ہو۔ وہ اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں۔۔۔ ہمارا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویا اور طالب رہیں اور اسی کو اپنا اصل مقصود قرار دیں۔ **ہماری ساری کوشش اور تگ ودو اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حاصل کرنے میں ہونی چاہیئے خواہ وہ شدائد اور مصائب ہی سے حاصل ہو۔ یہ رضائے الٰہی دُنیا اور اس کی تمام لذات سے افضل اور بالاتر ہے۔**"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۲، ۸۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بلند مقام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں

سلطان احمد پیرکوٹی

(۲)

"عمر رضی اللہ عنہ کو بھی الہام ہوتا تھا۔ انہوں نے اپنے تئیں کچھ چیز نہ سمجھا اور امامت حقہ جو آسمان کے خدا نے زمین پر قائم کی تھی اس کا شریک بننا چاہا بلکہ ادنیٰ چاکر اور غلام اپنے تئیں قرار دیا اسلئے خدا کے فضل نے ان کو نائب امامت حقہ بنا دیا۔"

(ضرورت الامام ص۳۳)

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساریہ کے لشکر کی خطرناک حالت سے باعلام الٰہی مطلع ہو جانا جس کو بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔ اگر الہام نہیں تھا تو اور کیا تھا اور پھر ان کی یہ آواز کہ یا ساریۃ الجبل الجبل مدینہ میں بیٹھے ہوئے منہ سے نکلنا اور وہی آواز قدرت غیبی سے ساریہ اور اس کے لشکر کو دور دراز مسافت سے سنائی دینا اگر خارق عادت نہیں تھا تو اور کیا چیز تھی؟"

(براہین احمدیہ ص۲۴۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

آپ کا وجود ظلی طور پر آنحضرت کا وجود تھا

پیشگوئیوں کے متعلق یہ عام اصول ہے کہ ضروری نہیں وہ ایک ہی وقت میں پوری ہو جائیں بلکہ وہ تدریجاً پوری ہوتی رہتی ہیں اور ایسا بھی ممکن ہوتا ہے کہ بعض باتیں مامور کی زندگی میں پوری نہ ہوں اور کسی دوسرے کے ہاتھ سے یعنی اس کے متبعین سے ہو پوری ہو جائیں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی دکھایا گیا تھا کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں آپ کے ہاتھ میں دی گئی ہیں مگر آپ کی زندگی میں یہ بات پوری نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم پیشگوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور ان کے ذریعہ پوری کی۔ اس طرح عالم وحی میں آپ کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا گیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ قیصر و کسریٰ کے خزانہ کی کنجیاں آپ کے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے اور آنجناب نے نہ قیصر اور کسریٰ کے خزانہ کو دیکھا اور نہ کنجیاں دیکھیں مگر چونکہ مقدر تھا کہ وہ کنجیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا اس لئے عالم وحی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا۔"

(ایام الصلح ص۳۵)

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئی تھیں مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے ہوا۔"

(حقیقۃ الوحی ص۹۲)

اسلام لانے کے بعد آپ کا غصہ مفقود ہو گیا

حضرت عمر فاروق کی طبیعت میں سختی تھی آپ بڑے غصیلے تھے معمولی معمولی باتوں پر تلوار نیام سے نکال لیتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب آپ کو اپنا جانشین نامزد فرمایا یعنی اپنے بعد خلافت کے لئے آپ کا نام تجویز فرمایا تو اکثر صحابہ رضی نے آپ کی سخت گیری کی شکایت کی۔ ایک صحابیؓ نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ آپ جان بوجھ کر عمر رضی اللہ عنہ جیسا درشت اور سخت گیر آدمی ہم پر مسلط کر رہے ہیں۔ کل خدا کو اس بارہ میں کیا جواب دیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر بھی فرمایا کہ عمر بیشک سخت گیر ہیں مگر خلافت کا بوجھ پڑے گا تو خود بخود نرم ہو جائیں گے اور حضرت ابوبکرؓ کی بات سو فیصدی پوری ہو کر رہی درشت مزاج عمرؓ جب خلیفہ ہوئے تو ان کی سختی اور غصہ نرمی محبت اور شفقت میں بدل گیا وہی عمرؓ جو بات بات پر تلوار نیام سے نکال لیتے تھے رعایا کا حال معلوم کرنے کے لئے راتوں کو بھیس بدل کر گلیوں میں پھرتے اور محتاجوں اور بیواؤں کی مدد کے لئے اپنی پیٹھ پر آٹا ڈھونے لگے۔ طبیعت میں اس تبدیلی سے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو جواب دیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ملفوظات میں بیان فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غصہ کے متعلق آیا ہے کہ آپ سے کسی نے پوچھا کہ قبل از اسلام آپ بڑے غصہ ور تھے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ غصہ تو وہی ہے البتہ پہلے بے ٹھکانے چلتا تھا مگر اب ٹھکانے سے چلتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ر جون ۱۹۰۲ء)

"حضرت عمرؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ بڑے غصہ والے تھے اب غصہ مسلمان ہونے سے وہ رہ گیا۔ فرمایا وہ تو نہیں گیا۔ مفقود ہو گیا ہے۔ اور اب اپنے ٹھکانے پر چلتا ہے۔"

(البدر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

سعید اور وقاف عند القرآن

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فطرت بڑی سعید واقع ہوئی تھی یہی وجہ تھی کہ آپ ابتدائے اسلام ہی میں ایمان لے آئے اور اس کے بعد دن بدن روحانی ترقی کرتے چلے گئے اور ایک وقت ایسا آیا کہ اللہ نے آپ کو اتنا نوازا کہ آپ تخت خلافت پر متمکن ہو گئے۔ قرآن کریم سے آپ کو اتنی محبت اور دلی لگاؤ تھا کہ اس کی کوئی آیت سنتے ہی اپنا خیال بدل لیتے تھے اور قرآن کریم کی اطاعت کو ہی اپنا اولین فرض گردانتے تھے۔ چنانچہ وفات نبویؐ کے وقت جب آپ نے اس خیال کا اظہار کرنا شروع کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ جو ایسا کہے گا میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ تو حضرت ابوبکرؓ آگئے اور انہوں نے آیت قرآنیہ

مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ۔

پڑھی اور اس سے آپ کی وفات پر استدلال فرمایا تو آپ نے فوراً تلوار نیام میں ڈال لی اور سر تسلیم خم کر کے اپنے خیال کو بدل لیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:۔

"صحابہ نے جو مزاق قرآن سے واقف تھے آیت کو سن کر اور لفظ خلت کی تشریح فقرہ افائن مات او قتل میں پا کر فی الفور اپنے پہلے خیال کو چھوڑ دیا اور آنحضرت کی موت کی وجہ سے سخت غمناک اور چور ہو گئے اور ان کی جان گھٹ گئی اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس آیت کے سننے کے بعد میری یہ حالت ہو گئی ہے کہ میرے جسم کو میرے پیر اٹھا نہیں سکتے اور میں زمین پر گرا جاتا ہوں۔ سبحان اللہ کیسے سعید اور وقاف عند القرآن تھے جب آیت میں غور کر کے سمجھ آگیا کہ تمام گذشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں تب بجز اس کے کہ رونا شروع کر دیا اور غم سے بھر گئے اور کچھ نہ کہا۔" (تحفہ غزنویہ ص۵)

حضرت عمرؓ کا بلند مقام

سیدنا حضرت عمرؓ کا مقام بڑا بلند تھا آپ نے اسلام لانے کے بعد جو خدمات دینیہ انجام دیں وہ بے نظیر ہیں آپ نے اسلام کی اشاعت کے لئے بھرپور کوشش کی اور آپ کے دور خلافت میں اسلام عرب کی حدود سے نکل کر دوسرے ممالک میں ہی نہیں بلکہ ایشیا کے علاوہ براعظم افریقہ میں بھی پھیل گیا تھا آپ کا روحانی مقام کس قدر بلند تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپ کی وہ روحانی حالت ہے جو انسان کو محدثیت کے عظیم مقام پر پہنچا دیتی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جو عمر فاروق کا دل رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک عمر فاروق ہے کیا تم یہ حدیث پڑھتے نہیں کہ اگر اس امت میں بھی محدث ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے تو وہ عمرؓ ہے۔ اب کیا اس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ محدثیت حضرت عمرؓ پر ختم ہوگئی۔ ہرگز نہیں بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کی روحانی حالت عمرؓ کی روحانی حالت کے موافق ہوگی۔ وہی ضرورت کے وقت محدث ہوگا چنانچہ اس عاجز کو ایک مرتبہ اسی بارے میں الہام ہوا تھا فِيْكَ مَادَّةٌ فَارُوْقِيَّةٌ (تجھ میں بھی فاروقی مادہ ہے)"

(فتح اسلام صفحہ ۱۶ حاشیہ)

گویا دو عمر تھے ایک عمرو المعروف ابوجہل اور ایک حضرت عمرؓ۔ ابوجہل نہایت خود پسند اور متکبر تھا۔ اور اپنی عظمت اور شرف کا خواہشمند اور متمنی تھا۔ اس لئے وہ اسلام سے محروم رہا اور تا ابد ابوجہل کے لقب سے ملقب ہوا۔ لیکن حضرت عمرؓ نے اپنی حالت کو بدل لیا اور ضد ترک کر کے خدا تعالیٰ کی خاطر انکسار اور اطاعت کا نمونہ دکھایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسی جہان میں اسے ظاہری سلطنت و سطوت بھی عطا کر دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ابوجہل کو فرعون کہا گیا ہے مگر میرے نزدیک وہ تو فرعون سے بڑھ کر ہے۔ فرعون نے تو آخر کہا اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ (پ ۱۱ ع ۱۴) مگر یہ آخر تک ایمان نہ لایا۔ مکہ میں سارا فساد اسی کا تھا اور بڑا متکبر اور خود پسند عظمت و شرف کو چاہنے والا تھا۔ اس کا اصل نام بھی عمرو تھا۔ اور یہ دونوں عمر کہلاتے تھے۔ خدا کی حکمت کہ ایک عمر کو کھینچ لیا۔ اور ایک بے نصیب رہا۔ اس کی روح تو دوزخ میں جلتی ہوگی۔ اور حضرت عمرؓ نے ضد چھوڑ دی۔ تو بادشاہ ہوگئے"

(البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء)

نیز آپ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے ان (حضرت عمرؓ) کو وہ جوش اسلام دیا کہ غیر قوموں نے بھی ان کی تعریف کی اور ان کا عرصہ [illegible] ہی" (الحکم ۲۴ [illegible] ۱۹۰۵ء)

منظوم محامد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے منظوم کلام میں بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے محامد و محاسن بیان فرمائے ہیں۔ ذیل میں حضور کے چند عربی اشعار درج کئے جا رہے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ کس قدر بلند اور ذی شان تھا۔ حضور فرماتے ہیں ؎

وَشَابَهَهُ الْفَارُوْقُ فِيْ كُلِّ خُطَّةٍ
وَسَاسَ الْبَرَايَا كَالْمَلِيْكِ الْمُدَبِّرِ

اور حضرت فاروق ہر کام اور خصلت میں حضرت ابوبکرؓ کے مشابہ تھے۔ اور آپ نے ایک مدبر بادشاہ کی طرح رعیت کے امور کی تدبیر کی۔

سَعٰى سَعْيَ اِخْلَاصٍ فَاَظْهَرَتْ عِزَّةً
وَشَانٌ عَظِيْمٌ لِلْخِلَافَةِ فَانْظُرِ

ذرا دیکھو تو سہی کہ آپ نے اخلاص سے سعی کی اور خلافت کی عزت اور عظیم شان ظاہر ہوگئی۔

وَصَبَّغَ وَجْهَ الْاَرْضِ مِنْ قَتْلِ كَفَرَةٍ
فَيَا عَجَبًا مِنْ عَزْمِهِ الْمُتَشَمِّرِ

آپ نے زمین کو کفار کے قتل سے رنگ دیا تھا۔ آپ کے عزم صمیم کی کیا عجیب شان تھی۔

وَصَارَ ذُكَاءٌ كَوْكَبًا فِيْ وَقْتِهٖ
فَوَاهًا لَهٗ وَلِوَقْتِهِ الْمُتَطَهِّرِ

اور آپ کے عہد میں ایک ستارہ سورج بن گیا تھا۔ پس کیا ہی اچھا ہے آپ کا وجود اور کیا ہی اچھا ہے آپ کا مبارک اور پاکیزہ عہد۔

وَبَارَزَ مُلُوْكَ الْكُفْرِ فِيْ كُلِّ مَعْرَكٍ
وَاَهْلَكَ كُلَّ مُبَارِزٍ مُتَكَبِّرِ

اور آپ نے ہر معرکہ میں شاہانِ کفر سے مقابلہ کیا۔ اور ہر مقابلہ کے لئے نکلنے والے متکبر کو ہلاک کیا۔

اَرٰى اٰيَةً عُظْمٰى بِاَيْدٍ قَوِيَّةٍ
فَوَاهًا لِهٰذَا الْعَبْقَرِيِّ الْمُظَفَّرِ

آپ نے مضبوط ہاتھوں سے ایک بڑا نشان دکھایا۔ پس کیا ہی اچھا ہے یہ فتح مند سردار

اِمَامُ اُنَاسٍ فِيْ بِجَادٍ مُمَزَّقٍ
مَلِيْكُ دِيَارٍ فِيْ كِسَاءٍ مُغَبَّرِ

آپ پیوند شدہ دھاری دار چادر میں لوگوں کے امام تھے۔ اور غبار آلود چادر میں ملکوں کے بادشاہ

وَاُعْطِيَ اَنْوَارًا فَصَارَ مُحَدَّثًا
وَكَلَّمَهُ الرَّحْمٰنُ كَالْمُتَخَيَّرِ

اور آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت سے انوار دیئے گئے۔ تو آپ محدث ہوگئے۔ اور خدائے رحمٰن نے آپ سے ایک برگزیدہ انسان کی مانند کلام کی۔

مَآثِرُهٗ مَمْلُوْءَةٌ فِيْ دَفَاتِرٍ
فَضَائِلُهٗ اَجْلٰى كَبَدْرٍ اَنْوَرِ

آپ کے اخلاق حمیدہ سے دفتر کے دفتر پُر ہیں۔ آپ کے فضائل بدر انور سے زیادہ روشن ہیں۔

فَوَاهًا لَهٗ وَلِسَعْيِهٖ وَلِجُهْدِهٖ
وَكَانَ لِدِيْنِ مُحَمَّدٍ خَيْرَ مِغْفَرِ

پس کیا ہی اچھا ہے آپ کا وجود۔ اور کیا ہی اچھی آپ کی کوشش۔ آپ دین محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے لئے بہتر خود تھے۔

وَفِيْ وَقْتِهٖ اَفْرَاسُ خَيْلِ مُحَمَّدٍ
اَثَرْنَ غُبَارًا فِيْ بِلَادِ التَّنَصُّرِ

آپ کے عہد میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے شہسواروں نے نصرانیوں کے ملک میں غبار اڑا دی تھی

وَكَسَّرَ كِسْرٰى عَسْكَرُ الدِّيْنِ شَوْكَةً
فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ غَيْرُ صُوَرِ التَّصَوُّرِ

دین کے لشکر نے کسریٰ کی شان و شوکت کو توڑ دیا تھا اور سوائے تصور کی صورتوں کے ان کا کچھ بھی نہیں بچا تھا۔

وَكَانَ بِشَوْكَتِهٖ سُلَيْمَانَ وَقْتِهٖ
وَجُعِلَتْ لَهٗ جِنُّ الْعِدَا كَالْمُسَخَّرِ

آپ اپنی شان و شوکت میں اپنے وقت کے سلیمان تھے اور بڑے بڑے دشمن آپ کے لئے مسخر کر دیئے گئے۔

رَاَيْتُ جَلَالَةَ شَانِهٖ فَذَكَرْتُهٗ
وَمَا اَمْدَحُ الْمَخْلُوْقَ اِلَّا بِجَوْهَرِ

میں نے آپ کی جلالت شان کو دیکھا تو اس کا ذکر کر دیا اور میں بغیر کسی جوہر کے مخلوق کی مدح نہیں کرتا۔

(سر الخلافہ)

مصائب اور مشکلات کو دور کرنے کا طریقہ

"یاد رکھو! قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے جو قرآن شریف پر عمل نہیں کرتے ...... وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے۔ جس پر ہم کو عمل کرنا چاہیئے۔ مگر (عمل) کرتے نہیں ...... ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے" (ملفوظات جلد [illegible])

احباب کو چاہیئے کہ قرآن مجید تدبر سے پڑھتے رہیں اور اس کے جملہ احکام پر عمل پیرا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے اللّٰھم آمین

(از کمال یوسف ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

تکمیلِ توحید عبادات کی بجا آوری سے ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"توحید کی تکمیل نہیں ہوتی جب تک عبادات کی بجا آوری نہ ہو۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے والا اس وقت اپنے اقرار میں سچا ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر عملی پہلو سے بھی وہ ثابت کر دکھائے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی دوسرا محبوب و مطلوب اور مقصود نہیں ہے" (ملفوظات جلد سوم صفحہ [illegible])

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتیازی نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

بیرونِ ربوہ اور ربوہ کی ناصرات نے علی الترتیب اپریل اور مئی میں مرکز کا مقرر کردہ امتحان دیا۔ بیرونِ ربوہ سے ۱۲ شہری اور ۹ دیہاتی لجنات کی ۴۳۲ ناصرات نے تحریری امتحان دیا اور ۲۴۷ کامیاب ہوئیں۔ ربوہ کی ۱۲۶۹ ناصرات نے تحریری امتحان دیا اور ۴۸۲ کامیاب ہوئیں۔ دونوں کا امتیازی نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

بیرونِ ربوہ (شہری لجنات):۔

معیار اوّل	امۃ الحی سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۶۸/۷۵	اوّل
	رشیدہ بانو۔ سانگلہ ہل	۶۶	دوم
	نورین فیضی "	۶۰	سوم
معیار دوم	بشریٰ ایاز حلقہ محمد نگر لاہور	۴۵/۵۰	اوّل
	حمیرا عبدالرشید پیپلز کالونی لائلپور	۴۴	دوم
	عابدہ شبنم ٹیکسلا	۴۳	سوم
معیار سوم	امۃ الشکور حلقہ وحدت کالونی لاہور	۴۲/۵۰	اوّل
	شکیلہ تبسم سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۴۱	دوم
	زرقا۔ اوکاڑہ	۴۱	دوم
	صبیحہ جاوید۔ بہاولپور	۴۰	سوم

دیہاتی لجنات کی ناصرات:۔

معیار اوّل	شبنم اختر بنت محمد حسین صاحب محمود آباد فارم	۵۶/۷۵	اوّل
	رفعت سلطانہ۔ پیرمحل ضلع لائلپور	۵۱	دوم
	امۃ الجمیل تبسم کنری سندھ	۴۶	سوم
معیار دوم	مقصودہ بشیر آباد سٹیٹ	۴۱/۵۰	اوّل
	امۃ الجمیل نصرت کنری	۴۰	دوم
	نیر سلطانہ پیرمحل لائلپور	۳۸	سوم
معیار سوم	عارفہ صدیقہ نور نگر فارم محمد آباد سٹیٹ	۳۶/۵۰	اوّل
	دردانہ نزہت " "	۳۵	دوم
	ریحانہ شفقت " "	۳۴	سوم
	سارہ بیگم " "	۳۴	سوم

مندرجہ ذیل بچیوں کا نتیجہ درج نہیں کیا جا سکا کیونکہ یہ علم نہیں ہو سکا کہ ان کا کن لجنات سے تعلق ہے اس لئے لجنات کے ناموں سے اطلاع دی جائے تا کہ ان کا نتیجہ بھیجا جائے۔

امۃ القدوس بنت محمد اسلم صاحب ۔ سلمیٰ بنت شمس الدین صاحب
امۃ المتین " " ۔ ثمینہ " " " اور قدسیہ ناصرہ بشیر بیگم

امتیازی نتیجہ ناصرات الاحمدیہ ربوہ

معیار اوّل	امۃ الحفیظ صادق فیکٹری ایریا ربوہ	۶۳/۷۵	اوّل
	ناصرہ شمس مبین الحق نصرت گرلز سکول X A	۶۲	دوم
	رول نمبر ۵۴۹۱ " X B	۶۰	سوم
معیار دوم	نصرت ربانی بنت عبدالغفار خان نصرت گرلز سکول VII B	۴۹/۵۰	اوّل
	امۃ الباسط " " " VIII A	۴۸	دوم
	امۃ النصیر " " "	۴۷	سوم
معیار سوم	فاطمہ روزی VI B " "	۴۹/۵۰	اوّل
	رضوانہ " "	۴۹	اوّل
	شازیہ انجم V B " "	۴۸	دوم
	شاہینہ طاہرہ " " "	۴۸	دوم
	فوزیہ اختر " " "	۴۷	سوم
	صفیہ بنت علم الدین حنیفہ پرائمری سکول دارالنصر IV	۴۷	سوم

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۱۷۹۶

میں نصرت جہاں بیگم زوجہ ملک فیض محمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن جامکے چیمہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے
۲۔ سلائی مشین ایک عدد مالیتی -/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ نصرت جہاں بیگم زوجہ ملک فیض محمد صاحب جامکے چیمہ ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ ملک فیض محمد (خاوند موصیہ) جامکے چیمہ ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ ملک محمد نذیر ولد غلام محمد صاحب جامکے چیمہ۔ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

اعلان داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں فرسٹ ایئر تا فورتھ ایئر کا داخلہ ۲۰ اگست ۱۹۷۴ء سے شروع ہے۔

انٹرویو ۹ بجے سے گیارہ بجے تک روزانہ
معیار داخلہ میٹرک یا ایف۔اے پاس

لائبریری، میوزیم اور لیبارٹری کا انتظام موجود ہے۔ طلباء کو عملی ٹریننگ کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ صاف ستھرا تعلیمی ماحول۔ پراسپیکٹس اور فارم داخلہ دفتر سے طلب فرمائیں۔

(پرنسپل)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیز محمد اکبر کا نکاح عزیزی عائشہ صدیقہ بنت مکرم محمد عبداللہ صاحب ٹھیکیدار محلہ دارالیمن ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر ۲۶ اگست کو بعد نماز عصر مسجد گنبد والی دارالیمن ربوہ میں مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن نے پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(شاہ محمد ساکن کلسیاں ضلع شیخوپورہ)

صبر بھی ایک عبادت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"صبر بھی ایک عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے یعنی ان پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے۔ دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکھ پر دکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنیوالے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ صبر جیسی کوئی شئی نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۴)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض یہی ہے کہ دنیا میں توحید خالص اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کیا جائے

اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں حضور نبی اکرمؐ کے اُسوۂ حسنہ کا حُسن و احسان پیدا کرنیکی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۹ء میں احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"جماعت کو یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اصلی غرض یہی ہے کہ دنیا میں توحید کو قائم کیا جائے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کیا جائے۔ یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لیکن اِس چھوٹے سے فقرہ میں جیسا کہ میں نے ابھی مختصراً بیان کیا ہے ہم پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھ کر اپنے نفسوں میں انہیں پیدا کرنا (۲) ان صفات کا اپنے نفسوں میں جلوہ دکھا کر دنیا کو اللہ تعالیٰ کی صفات سے متعارف کروا کر انہیں اس طرف لے کر آنا کہ وہ بھی اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات پیدا کریں (۳) دوسری ذمہ داری ہم پر یہ عائد ہوتی ہے کہ ہم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو اپنے نفسوں میں قائم کرنے والے ہوں یعنی ہمارے ہر قول اور ہر فعل سے یہ ثابت ہو کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی اب بنی نوع انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری عزتوں کا سرچشمہ ہیں اور ہر فیض کی کنجی آپؐ کو عطا کی گئی ہے۔ آپؐ کا وجود خدا نما ہے اور اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اس کی صفات کی معرفت حاصل کرنے اور اس کے قرب کو پالینے کے لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپؐ کی اطاعت ضروری ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہمارا ہر فعل نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق ہو ورنہ تو دنیا یہ کہے گی کہ تم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فلاں اُسوہ کی پیروی نہ کر کے آپؐ کی عزت پر یہ دھبہ لگایا ہے۔ تمہارے نزدیک وہ فعل خدا کی نگاہ میں اتنا معزز نہیں تھا کہ اس کی پیروی کی جائے نعوذ باللہ ہمارے فعل کے نتیجہ میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت پر دنیا کی نگاہ میں نعوذ باللہ ایک داغ پیدا ہوتا ہے حقیقتاً تو وہ داغ نہیں ہوتا کیونکہ اس داغ کے ہم ذمہ دار ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ذمہ دار نہیں لیکن دنیا کی نگاہ میں ایک داغ پیدا ہوتا ہے ضرور اصل یوں سمجھنا چاہیئے کہ اس کے نتیجہ میں دنیا کی آنکھ میں ایک دھبہ پیدا ہوتا ہے جب کوئی دنیا دار اپنی اس داغدار آنکھ کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے تو وہی دھبہ جو اس کی آنکھ کا ہے آپؐ کی شخصیت پر بھی اسے نظر آتا ہے جیسے بڑی عمر کے اور بوڑھے لوگ بعض دفعہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری نظر دھندلا گئی ہے یعنی ہر چیز ہمیں دھندلی دھندلی نظر آتی ہے حالانکہ وہ چیز دھندلی نہیں ہوتی بلکہ جو آنکھ دھندلا گئی ہے اس کا اثر اسکے نفس پر یہ پڑا کہ وہ چیز اُسے دھندلی نظر آئی پس ہماری غلطی کے نتیجہ میں یہ نکلا جس کو ہم نے داغدار کیا ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک داغ دیکھتی ہے۔ گو یہ حقیقت ہے کہ وہ داغ وہاں نہیں ہے بلکہ اس آنکھ میں داغ ہے لیکن اس کا نتیجہ تو اتنا ہی بھیانک اور خطرناک ہے جتنا نعوذ باللہ اس صورت میں ہوتا کہ اگر ممکن ہوتا تو اس کی نظر کی طرح آپؐ کی شخصیت پر بھی داغ ہوتا کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ جس کو ہماری آنکھ داغدار دیکھتی ہے اس کی ہم پیروی کیوں کریں اور قصور ہمارا ہوتا ہے کیونکہ ہم نے اپنی غفلت اور بے توجہی کے نتیجہ میں اور اپنی سستیوں اور ان وساوس کے نتیجہ میں جو شیطان نے ہمارے دل میں پیدا کئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو چھوڑ دیا، ہم نے آپؐ کے بعض نمونوں کو چھوڑ دیا اور اس طرح پر ہم اس چیز میں کامیاب نہ ہوئے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم کریں۔ یہ ایک بڑا نازک معاملہ ہے بڑی اہم ذمہ داری ہے جو ہم پر عائد کی گئی ہے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اپنی زندگیوں کے ہر پہلو میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کا حُسن و احسان پیدا کرنے کی کوشش کریں تا اس کے نتیجہ میں یہ امت اور دنیا خدا کے فضل سے روشنی حاصل کرے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو پہچاننے لگے اور اس طرح پر وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حقیقی عزتوں کا مالک بنایا تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں عزتوں کی تقسیم کے لئے ایک منبع قرار دیا تھا اس کو پہچاننے لگیں اور اس کے طفیل اور اس کے ذریعہ سے اور اس کی قوتِ قدسی کے نتیجہ میں اور اس کے افاضۂ روحانی کے بعد اللہ تعالیٰ کی عزت کو پہچاننے لگیں جو اصل عزتوں کا مالک ہے۔"

(الفضل ۱۶ر اکتوبر ۱۹۶۹ء ص)

جدید پریس کی عمارت کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم جدید پریس ربوہ کی عمارت کا افتتاح مورخہ ۴ تبوک/ستمبر بوقت سوا پانچ بجے شام کرنا منظور فرما لیا ہے۔ ہر ایک ضلع سے درخواست ہے کہ وہ ضلع کے تین نمائندوں کے ساتھ اس تقریب میں شرکت فرماویں۔

(صدر تعمیر کمیٹی پریس ربوہ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

اور مصائب کا سامنا ہے۔ ان مشکلات و مصائب کا بجز دعا کے اور کوئی حل نہیں ہے۔ ہم کو دعا ہی کا سہارا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو اکیلا ہتھیار دیا ہے وہ دعا ہی کا ہتھیار ہے۔ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے پاک مسیح کی جماعت ہے اُس نے جہاں اِس جماعت کو ساری دنیا میں پھیلانے کا وعدہ کیا ہے وہاں یہ بھی خبر دی ہے کہ ابتلاء آئیں گے اور ان ابتلاؤں میں سُرخرو ہونے کا طریق دعا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم دعائیں کریں اور کرتے ہی چلے جائیں۔ عام اوقات میں بھی دعائیں کریں اور راتوں کو اُٹھ کر نمازِ تہجد میں بھی دعائیں کریں کیونکہ اُس وقت کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں شرط یہ ہے کہ ہم تقویٰ، اخلاص اور تضرع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکیں اور اس یقین پر قائم رہیں کہ خدا ہماری متضرعانہ دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے ہمیں اگلا

اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ کا نظارہ ضرور دکھائے گا۔

درخواستِ دعا

میرے برادر نسبتی غلام احمد خان صاحب آف ہزارہ کی اہلیہ صاحبہ جو وہ بھی میری نسبتی ہمشیرہ ہیں ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ متواتر علاج کیا جا رہا ہے مگر ابھی تک صحتیاب نہیں ہوئیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا فرمائیں کہ شافیٔ مطلق صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(عبد اللطیف بہاولپوری)

ایک ضروری اعلان

بعض مقامات سے یہ اطلاعات آئی ہیں کہ بعض چھوٹے مقامی افسران احمدیوں سے اُن کی تعداد اور بالغ اور نابالغ افراد کی فہرستیں طلب کر رہے ہیں۔ اِسی طرح بعض جگہوں پر لائسنس والے اسلحہ کی فہرستیں اور دیگر کوائف بھی مانگے جا رہے ہیں۔ تمام احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم نے اس بارے میں اعلیٰ ذمہ دار حکام سے بات کی ہے اُن کی طرف سے کوئی ایسی ہدایت جاری نہیں کی گئی۔ اس لئے تمام احباب سے گزارش ہے کہ اگر اُن سے کوئی مقامی افسر کسی قسم کے کوائف مانگیں تو اُن سے اعلیٰ حکام کا تحریری حکم نامہ مانگیں اور کسی قسم کے کوائف اُن کو مہیا نہ کریں۔

(ناظر امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳